B.A Part III Urdu (Hons) Paper 7th. Group "B"
Dr. Shahnaj Ara.
Deptt of Urdu.
Dr. L.K.V.D. College Tajpur.

علم بیان کی تعریف کرتے ہوئے اس کے اقسام کی بھی وضاحت کریں

علم بیان وہ علم ہے جس کے تحت کسی معنی کو ادا کرنا سکھاتے ہیں یعنی معنی پر استدلال کرنا سکھانے کے مختلف انداز بتائے جائیں۔ علم بیان ہمیں یہ سکھاتا ہے۔ کہ کسی بات کو کس طرح مختلف طریقوں سے بیان کیا جائے کہ ایک معنی دوسرے سے زیادہ واضح اور دلکش ہوں۔ یعنی ایک ہی معنی پر دلالت کرنے کے لئے مختلف طریقے کس طرح استعمال کئے جائیں۔ علم بیان الفاظ کے ان طریقوں کا مطالعہ کرتا ہے۔ جس کے ذریعہ کسی واقعہ و خیال یا کیفیت کی صحیح تصویر کھینچ جائے۔ اور مخاطب کا ذہن متکلم کے مافی الضمیر تک پہنچ جائے یا کسی بات یا خیال کو مختلف پیرایوں میں اس طرح بیان کرنا جس سے اس کی ترسیل کا مقصد بھی پورا ہو جائے اور اس میں لطف اور تاثر کے علاوہ جدت اور اعجاز بھی پیدا ہو۔ مثال کے طور پر میر انیس نے اپنی قادر الکلامی کا دعوی کرتے

علم بیان کے وہ اجزائے ترکیبی جو کسی بھی سادہ بیان کو دلکش اور پر اثر بناتے ہیں یعنی اس کا رشتہ بلاغت سے جوڑتے ہیں حسب ذیل ہیں

(۱) تشبیہ (۲) استعارہ (۳) مجاز مرسل (۴) کنایہ

مجاز: ہر لفظ کسی مخصوص معنی کے لئے وضع کیا جاتا ہے۔ اگر کسی لفظ سے اس کے وہی معنی مراد لئے جائیں جس کے لئے اسے وضع کیا گیا ہے تو اسے حقیقت کہتے ہیں۔

لیکن اگر اس سے حقیقی معنی کے بجائے ایسے معنی مراد لیے جائیں جو لفظ کے لازم ہوں۔ لیکن التزام یہ رکھا جائے کہ اس جگہ وہ لازم معنی مراد ہوں تو اس لفظ کو مجاز کہتے ہیں۔

حقیقت اور مجاز سے متعلق مرزا سجاد بیگ دہلوی نے اپنی کتاب "تسہیل البلاغت" میں ان دونوں کے درمیان امتیاز یوں قائم کیا ہے کہ ایک شخص کے داہنے ہاتھ میں پھولوں کی ڈالیاں ایک ڈورے سے بندھی تھی۔ یہ گلدستہ تھا۔ اس کے بائیں ہاتھ میں ایک مختصر سی کتاب تھی جس میں اساتذہ کے منتخب اشعار جمع تھے۔ اور اس کتاب کا نام گلدستہ تھا۔ اس طرح اس شخص کے ایک ہاتھ میں حقیقت اور دوسرے ہاتھ میں مجاز تھا۔ کیونکہ پھولوں کی ڈالیوں کے مجموعے پر گلدستہ کا اطلاق حقیقت ہے۔ اور اشعار کے ~~مجموعے~~ پر کی رنگینی اور تازگی کے باعث انہیں پھولوں کی رنگینی اور تازگی سے تشبیہ دے سکتے ہیں۔ گو یہ ایک صورت مجازی ہے۔

Shahnaj Ara.